ترجمانی : ابو خولہ

طالبان کا نقطہ نظر اور مغربی موقف

افغانستان کے سفیر سید رحمت اللہ ہاشمی نے ۱۰ مارچ کو جنوبی کیلیفورنیا کی ایک یونیورسٹی میں تقریر کی تھی جو انٹرنیٹ پر موجود ہے اسکے بعض اہم حصے افادہ عام کی غرض سے ترجمہ کر کے شائع کئے جارہے ہیں تاکہ طالبان کے مسائل اور انکے نظریات اور مجسموں کو تباہ کئے جانے کے سلسلے میں انکا نقطہ نظر سمجھا جاسکے۔ ...... ادارہ

ہمارے مسائل کوئی نئے نہیں ہیں' بلکہ آپ کو معلوم ہے کہ افغانستان کو ایشائی گزرگاہ کہا جاتا تھا۔ جغرافیائی نقطہ نظر سے افغانستان کا محل وقوع انتہائی اہم ہونے کی وجہ سے ہم اٹھارہویں صدی سے لے کر اب تک مسائل کا شکار رہے ہیں۔ برطانیہ اور سوویت روس پر حملہ ہم نے نہیں کیا تھا بلکہ خود انہیں ممالک نے ہمارے اوپر حملہ کیا تھا۔ افغانستان کے مسائل ہمارے اپنے پیدا کئے ہوئے نہیں ہیں بلکہ یہ مسائل تو دنیا کی بڑی طاقتوں نے ہی پیدا کئے ہیں۔ ہماری موجودہ مشکلات اس وقت شروع ہوئیں جب دسمبر ۱۹۷۹ء میں روس نے اپنی ایک لاکھ چالیس ہزار فوج کے ساتھ افغانستان پر حملہ کر دیا۔ روسی فوجوں کے دس سالہ جابرانہ تسلط کے دوران تقریباً پندرہ لاکھ معذور ہو گئے اور تقریباً ساٹھ لاکھ لوگ روسی جارحیت کی وجہ سے ہجرت پر مجبور ہوئے۔ آج بھی ہمارے بچے روسی فوجوں کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگوں کی زد میں آکر ہلاک ہورہے ہیں' لیکن کوئی اس طرف توجہ نہیں دے رہا ہے۔ روسی تسلط کے دوران امریکہ' برطانیہ' فرانس اور چین کی حکومتوں نے مجاہدین کی بھرپور مدد کی اور انہیں ہر قسم کا اسلحہ فراہم کیا تھا' پاکستان اور ایران میں موجود مختلف نظریات کی حامل مسلح جماعتیں جو جنگ میں شامل تھیں' روسی انخلاء کے بعد افغانستان میں داخل ہو گئیں اور خانہ جنگی شروع کر دی۔ ان کے آپسی ٹکراؤ کی وجہ سے جو تباہی ہوئی وہ روس کے ذریعے کی گئی تباہی کے مقابلہ میں کہیں زیادہ تھی۔ صرف کابل میں ۶۳ ہزار افراد آپسی تصادم کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ بدامنی اور لاقانونیت اور تباہی دیکھ کر طلبہ کا ایک گروپ میدان میں آیا اور اس نے "طالبان موومنٹ" کے نام سے ایک تحریک برپا کی' جس کا آغاز افغانستان کے جنوبی صوبے قندھار سے ہوا جہاں ایک خود ساختہ کمانڈر نے دو کم عمر بچیوں کو اغوا کر کے ان کے ساتھ بدفعلی کا ارتکاب کیا تھا۔ لڑکیوں کے والدین نے وہاں کے ایک اسکول ٹیچر سے اس معاملہ میں مدد طلب کی۔ اسکول ٹیچر نے ۵۳ شاگردوں کو ساتھ لے کر صرف ۱۶ عدد بندوقوں سے اس کمانڈر کے مرکز پر حملہ کیا اور اس کے

ساتھیوں کو پھانسی دے دی۔ اس واقعے کی اطلاع ہر جگہ پہنچی اور اسے طالبان کی دہشت گردی سے تعبیر کیا گیا۔ بی بی سی نے بھی اس واقعے کا ذکر کیا تھا۔ اس کے بعد طلبہ کی ایک بڑی تعداد چہار جانب سے اس تحریک میں شامل ہونے لگی اور ایسے دیگر تمام خود ساختہ کمانڈروں کی سرکوبی کرنے کے بعد انہیں غیر مسلح کیا گیا جو لوگوں پر ظلم کررہے تھے۔

میں طالبان کی تفصیلی تاریخ بیان نہیں کرنا چاہتا مگر یہ حقیقت ہے کہ طلبہ کی اس تحریک کا آج افغانستان کے ۹۵ فیصد علاقے پر کنٹرول ہے۔ صرف چند کمانڈرس ہیں جو شمالی افغانستان کے پہاڑوں میں ابھی تک موجود ہیں۔ طالبان نے اپنے پانچ سالہ دور حکومت میں جو کچھ کیا ہے اور انہیں جو کامیابی ملی ہیں ان سے بیشتر لوگ ناواقف ہیں اس لئے میں طالبان کی اہم کامیابیوں کا تذکرہ ضرور کروں گا۔

طالبان حکومت نے پہلا کام یہ کیا ہے کہ پانچ ٹکڑوں میں تقسیم ملک کو دوبارہ متحد کیا جب کہ اقوام متحدہ اور امریکہ بھی اس ملک کے متحد ہونے کا تصور نہیں کر سکتے تھے۔

طالبان کا دوسرا اہم کام جو پہلے کی حکومتیں نہیں کر سکی تھیں یہ ہے کہ انہوں نے عوام کو غیر مسلح کیا' صورت حال یہ تھی کہ روس کے ساتھ جنگ کی وجہ سے ہر افغانی کے پاس کلاشنکوف موجود تھی۔ اسٹینگز میزائل جیسے جدید خود کار اسلحوں کے علاوہ لوگوں کے پاس جنگی جہاز اور ہیلی کاپٹر تک موجود تھے ایسے میں انہیں غیر مسلح کرنا ایک ناممکن امر سمجھا جاتا تھا۔ اقوام متحدہ نے ۱۹۹۲ء میں ان اسلحوں کو واپس خریدنے کے لئے تین ملین ڈالر کی پیش کش کی تھی مگر یہ ایک غیر عملی منصوبہ تھا۔ بہر حال ۹۵ فیصد لوگوں کو غیر مسلح کرنا ایک بڑا کارنامہ ہے۔

طالبان کا تیسرا اہم کام پورے ملک میں ایک حکومت قائم کرنا ہے جو پچھلے دس سالوں سے موجود نہیں ہے۔ تمام صوبوں کو ایک مرکزی حکومت کے تحت منظم کیا گیا اور ایک امارت قائم کی گئی جو ہر معاملہ میں فیصلے کا اختیار رکھتی ہے۔

چوتھا اہم کارنامہ جو سب کے لئے باعث حیرت ہوگا یہ ہے کہ طالبان نے دنیا کی ۷۵ فیصد افیم کھیتی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ واضح رہے کہ افغانستان میں ۷۵ فیصد افیم کی کاشت ہوتی ہے۔ مگر اب افیم کی کھیتی پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے منشیات کنٹرول پروگرام کے سربراہ مسٹر برنارڈ ایف نے ابھی گزشتہ دنوں فخر کے ساتھ اعلان کیا تھا کہ افغانستان میں افیم کی پیداوار ختم ہوگئی ہے حالانکہ اس سے خود اقوام متحدہ (کے کارندوں) کو بھی نقصان پہنچا ہے' کیونکہ اس کے ۷۰۰ ماہرین جو انسداد منشیات پروگرام کے تحت کام کررہے تھے اور بھاری تنخواہیں حاصل کررہے تھے ان کا کام ختم ہوگیا ہے۔

طالبان کا پانچواں اہم کام جو عام طور سے لوگ نہیں جانتے' افغانستان میں انسانی حقوق کی بحالی ہے

جس پر دنیا میں سب سے زیادہ شور مچایا جاتا ہے عام طور سے انسان کا سب سے بنیادی حق یہ سمجھا جاتا ہے کہ اسے زندہ رہنے کا حق حاصل ہے۔ طالبان سے پہلے خانہ جنگی کی وجہ سے کوئی بھی شخص افغانستان میں پر سکون زندگی نہیں گزار سکتا تھا مگر ہماری حکومت نے اس بنیادی حق کو بحال کرتے ہوئے سب سے پہلے ایک محفوظ اور پر سکون زندگی گزرانے کا تمام شہریوں کو موقع فراہم کیا۔ حقوق انسانی کی بحالی کے سلسلے میں دوسرا اہم کام اس امر کو یقینی بنانا ہے کہ عوام کو آزادانہ اور صاف ستھرے طریقے سے انصاف مل سکے۔ آج یہاں کی طرح افغانستان میں انصاف خریدنا نہیں پڑتا۔ آپ ہمارے اوپر حقوق نسواں کی پامالی کا الزام عائد کرتے ہیں لیکن کوئی نہیں جانتا کہ افغانستان میں طالبان سے پہلے عورتوں کے ساتھ کیسا برتاؤ ہوتا تھا؟ صرف چند خواتین کو بعض علامتی اسکولوں اور وزرات کے علامتی عہدوں پر فائز کر کے اسے عورتوں کے ساتھ مساوی سلوک سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ یہاں موجود افغانی میری اس بات کی تصدیق کریں گے کہ افغانستان کے دیہی علاقوں میں عورتوں کو جانوروں کی طرح استعمال کیا جاتا تھا حتی کہ ان کی خرید فروخت بھی ہوتی تھی افغانستان کی تاریخ میں پہلی بار طالبان نے عورتوں کو فیصلے کی آزادی دی اور اب انہیں بیچا نہیں جاسکتا۔ ماضی میں یہاں تک کہ نام نہاد مہذب بادشاہوں کے دور اقتدار میں بھی عورتوں پر ہونے والے ظلم کا آپ تصور نہیں کر سکتے۔ ان کو بیچا جاتا تھا انہیں اپنے شوہروں کے سلسلے میں انتخاب کا یا انکار کا حق حاصل نہیں تھا ان کا بطور تحفہ مختلف قبیلوں کے درمیان تبادلہ ہوتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ عورتوں کو اپنے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق حاص ہے۔

جہاں تک تعلیم اور کام کرنے کی آزادی کا سوال ہے تو اس سلسلے میں میڈیا جو کچھ کہتا ہے اس کے بر خلاف عورتوں کو آزادی حاصل ہے۔ ۱۹۹۶ء میں جب دار الحکومت کابل پر ہم نے کنٹرول حاصل کیا تو اس وقت وہاں پر کوئی قانون اور نظم و نسق موجود نہیں تھا اس وجہ سے عورتوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ ہمارے پیش نظر یہ بات ہر گز نہیں تھی کہ وہ ہمیشہ کے لئے گھروں میں ہی رہیں مگر اس وقت ہماری بات کسی نے نہیں سنی اور میڈیا نے ہمارے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کیا۔ حالات ایسے تھے کہ خواتین کے ساتھ زنا بالجبر جیسی سنگین واردات روزانہ ہو رہی تھیں۔ جب لوگوں کو غیر مسلح کر دیا گیا اور نظم و نسق بحال ہو گیا تو اب خواتین صحت، تعلیم اور سماجی فلاح و بہبود سے متعلق وزارتوں میں کام کر رہی ہیں۔ لیکن یہ بات صحیح ہے کہ امریکہ کی طرح ہماری عورتیں وزارت دفاع میں کام نہیں کرتیں کیونکہ ہم اپنی خواتین کو کسی جنگی جہاز کا پائلٹ یا آرائش و زیبائش اور اشتہار کا ذریعہ نہیں بنانا چاہتے۔ تعلیم نسواں کے سلسلے میں بھی افغانستان میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہمارا دین تعلیم حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہ ہمارے ایمان کا جز ہے پھر بھلا طالبان تعلیم نسواں کے مخالف کیوں ہو سکتے ہیں؟ ہم تو صرف مخلوط تعلیم کے مخالف ہیں۔ اقوام متحدہ کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق

افغانستان میں میڈیکل سائنس کے شعبہ میں طالبات کی تعداد لڑکوں سے زیادہ ہے۔ تمام بڑے شہروں میں میڈیکل سائنس کی فیکلٹی دوبارہ کھول دی گئی ہے جہاں لڑکیوں کی تعلیم کا علیحدہ انتظام ہے۔ سویڈن کی ایک کمیٹی نے بھی لڑکیوں کی تعلیم کے لئے اسکول قائم کئے ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔ ایک انتہائی اہم مسئلہ جو درپیش ہے وہ دہشت گردی کا الزام ہے یعنی افغانستان میں دہشت گرد رہتے ہیں اور امریکہ کے لئے دہشت گرد سے مراد صرف اسامہ بن لادن ہے۔ اسامہ سے امریکہ کا جب تک سیاسی مفاد وابستہ رہا' وہ اسے ہیرو اور جنگ آزادی کا مجاہد کہتا رہا لیکن سوویت روس کے بکھر جانے کے بعد جب امریکی مقصد پورا ہو گیا تو اب وہی ہیرو سب سے بڑا دہشت گرد ہے۔ دہشت گردی کی تعریف کیا ہے' یہ طے کرنا بڑا مشکل ہے۔ ۱۹۹۸ء میں امریکہ کے ذریعے افغانستان پر کروز میزائل برسانا جس میں کئی شہریوں کی جان گئی' کیا وہ دہشت گردی نہیں ہے؟ اگر ہم اپنے کسی ملزم کو مارنے کے لئے امریکہ پر میزائل ماریں اور امریکی شہری اس حملے میں ہلاک ہو جائیں تو امریکہ یقیناً جنگ کا اعلان کر دے گا لیکن ہم نے جنگ کا اعلان نہیں کیا۔

طالبان حکومت نے بار بار یہ اعلان کیا ہے کہ اگر اسامہ بن لادن کینیا اور تنزانیہ کے امریکی سفارت خانوں میں بم دھماکے کے ذمہ دار ہے تو اس کا ثبوت پیش کیا جائے' ہم پینتالیس دن' ے اندر مقدمہ چلا کر اسے سزا دیں گے لیکن امریکہ نے آج تک کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا اور کہا کہ اسے طالبان کے عدالتی نظام پر یقین نہیں ہے' طالبان نے دوسری تجویز یہ رکھی کہ ایک بین الاقوامی تحقیقاتی گروپ افغانستان آکر اسامہ کی سرگرمیوں پر نظر رکھے لیکن اس تجویز کو بھی مسترد کر دیا گیا' پھر ہم نے چھ ماہ قبل' تیسری تجویز یہ رکھی کہ افغانستان اور سعودی عرب کے اتفاق سے کسی تیسرے اسلامی ملک میں مقدمہ چلایا جائے ہم اس فیصلے کو تسلیم کرلیں گے لیکن امریکہ بہادر نے ہماری یہ تیسری تجویز بھی رد کر دی۔ اس لئے ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اصل مسئلہ کچھ اور ہے اگر مسئلہ صرف بن لادن ہی ہے تو ہمارا ذہن اب بھی کھلا ہوا ہے میں چوتھی دفعہ اپنی قیادت کی طرف سے خط لے کر آیا ہوں تاکہ مسئلہ حل کیا جاسکے مگر مجھے نہیں لگتا کہ امریکہ مسئلہ حل کرنا چاہے گا' کیونکہ اسے تو صرف اسامہ کی تلاش ہے' ممکن ہے اسامہ کا ہوّا کھڑا کر کے پینٹاگون CIA اور FBI جیسے خفیہ محکموں سے وابستہ اعلیٰ حکمران عام امریکی شہریوں کو اس بات کا احساس دلانا چاہتے ہیں کہ ملک کے دفاع کیلئے انکی موجودگی انتہائی ضروری ہے یا وہ اس فرضی خطرے کے ذریعہ اپنے سالانہ اضافی بجٹ کی تاویل کرنا چاہتے ہیں۔

افغانستان میں تو ایک سوئی بھی نہیں بنتی بھلا یہ غریب ملک دہشت گرد یا دنیا کے لئے خطرہ بن سکتا ہے؟ اگر دہشت گردی کی لفظی تعریف کی جائے تو اصل دہشت گرد وہ ممالک ہیں جو وسیع تباہی کے ایٹمی ہتھیار بنا رہے ہیں جن کی وجہ سے فضا میں آلودگی پیدا ہو رہی ہے اور جنگلات ختم ہو رہے ہیں' افغانستان کی موجودہ

صورت حاصل دراصل ایک ایسا آئینہ ہے جو دنیا کے اصلی چہرہ کی عکاسی کررہا ہے اس آئینہ میں اگر کسی کو اپنی تصویر پر کوئی داغ نظر آئے تو اسے آئینہ توڑنے کے بجائے اپنا چہرہ صاف کرلینا چاہیے۔ تیئس سال تک مسلسل جنگ کی وجہ سے تباہ حال ملک پر معاشی پابندیاں عائد کر کے اقوام متحدہ نے مزید مسائل پیدا کر دیئے ہیں جنگ کی وجہ سے ملک کا نظام درہم برہم ہونے کی وجہ سے اور مہاجرین اور بارودی سرنگوں کا انتہائی پیچیدہ مسائل کی وجہ سے افغانستان پہلے ہی شدید مشکلات سے دوچار تھا ایک ماہ قبل ٹھنڈک اور غذا کی کمی کی وجہ سے تقریباً سات سو بچے ہلاک ہو چکے ہیں لیکن کسی نے بھی اس جانب توجہ نہیں دی۔ گوتم بدھ کے مجسموں کے بارے میں ہر شخص فکر مند مگر انسانی جانوں کی فکر کسی کو نہیں۔ جو لوگ اقتصادی پابندیاں عائد کر کے ہمارا اور ہمارے بچوں کا مستقبل برباد کر رہے ہیں انہیں ان مجسموں کے بارے میں گفتگو کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ میں نے مجسموں کے تباہ کر دینے کا اعلان سنا تو بڑی الجھن کا شکار ہوا اور فوراً اپنے مرکز سے رابطہ کر کے علمائے کونسل کے سربراہ سے اس بابت دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ گزشتہ دنوں اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو اور سویڈن کی ایک غیر سرکاری تنظیم این جی او کے ذمہ داران کا ایک وفد آیا تھا جس کے پاس ان مجسموں کے چہرے جو گردش زمانہ کی وجہ سے ٹوٹ گئے تھے انہیں دوبارہ بنانے کا ایک منصوبہ تھا کونسل نے ان سے کہا کہ آپ اس رقم کو مجسموں پر خرچ کرنے کے بجائے ان بچوں کی جان بچانے میں صرف کریں جو مناسب دواؤں اور غذا کی کمی کی وجہ سے ہلاک ہو رہے ہیں لیکن اس وفد کا اصرار تھا کہ یہ رقم تو صرف ان مجسموں کیلئے ہی مختص ہے۔ اس جواب سے لوگوں کو جیسے سانپ سونگھ گیا اور انہوں نے کہا کہ اگر آپ کو ہمارے بچوں کی فکر نہیں ہے تو ہم ان مجسموں کو بھی ختم کر دیتے ہیں۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ اگر آپ خود ان مسائل کا شکار ہوتے تو آپ خود کیا کرتے؟ آپ کے بچے آپ کی آنکھوں کے سامنے مر رہے ہوں اور پابندی لگانے والے ہی آپ کے پاس آئیں اور مجسموں کی تعمیر کرنے کی بات کریں تو آپ کیا کریں گے؟ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے اپنے حالیہ دورہ پاکستان کے موقعہ سے ہمارے نمائندوں سے محض مجسموں کی حفاظت کیلئے ملاقات کی تھی مگر اس شخص کو افغانی بچوں کی فکر نہیں ہوئی' ساتھ لاکھ افغان مہاجرین اور غربت کے مسئلے پر اس نے کبھی گفتگو نہیں کی مسلم ممالک کی تنظیم او آئی سی نے بھی ان مجسموں کو بچانے کیلئے ایک مشن کابل بھیجا تھا۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ پوری دنیا پتھر کے بے جان مجسموں کے لئے تو اتنی پریشان ہے مگر انسانی جانوں کی کسی کو فکر نہیں امریکہ ہمارے اوپر معاشی پابندیاں عائد کرے یا مختلف ممالک میں دفاتر کو بند کر کے ہمیں دنیا سے کاٹنے کی کوشش کرے تو ہمارے نظریات ہرگز تبدیل نہیں کر سکتا کیوں کہ ہمارے لئے تو ہمارا نظریہ ہی سب کچھ ہے ہم تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں بے مقصد زندہ رہنے سے بہتر یہ ہے کہ نصب العین کی خاطر جان دے دی جائے۔　(بشکریہ ماہنامہ الفرقان لکھنؤ)